اصلاح معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر ۱۵

جوے کی حرمت

اوراس کے جسمانی، نفسیاتی، مالی اور سماجی نقصانات

حضرت مولانا عبدالخالق صاحب مدراسی مدظلہ العالی
استاذِ حدیث و نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ:

دفتر اصلاح معاشرہ کمیٹی دارالعلوم دیوبند

﷽

حامدًا و مصليًا أما بعد:

تمہید

مالی معاملات کی بعض صورتیں ایسی ہیں، جو فرد اور سماج دونوں کے لیے سخت نقصان دہ ہیں، سماج کے مجرم عناصر اور بازار کے مگر مچھ، ایسی شکلوں کو رواج دیتے ہیں اور سادہ لوح عوام، سہولت پسند، کاہل ٹولہ اور خوابوں کی دنیا کے تانے بانے میں مطمئن بے وقوف لوگ؛ ان کے بچھائے ہوئے جال کا شکار، آسانی سے بن جاتے ہیں اور اپنی دنیا و عاقبت دونوں کا سودا کر لیتے ہیں۔

سب جانتے ہیں کہ بازار اور سماج کی اخلاقیات کے مابین گہرا ربط ہے، بازار میں گندہ ہونے والا فرد، شب کو محلے ہی میں پناہ لیتا ہے، پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ بازار متعفن ہو جائیں اور سماج پاکیزہ رہے؟ اگر ہمارا بازار گندہ ہے، تو سماج بھی اس غلاظت کی عکاسی پر مجبور ہوگا۔

اسلام، مسجد سے معاش تک ہمارے لیے بہترین شمعِ راہ ہے، اس کی تلقین زندگی کے تمام شعبوں کو محیط ہے، اس کی رہنمائی اس بات کی خواہاں ہے کہ معیشت، لین دین کی حقیقی اور مضبوط بنیاد پر قائم ہو؛ تا کہ بازار کی شادابی کا سفر، پیہم رواں دواں اور سدا جواں رہے، ہر شخص اپنی حصے داری کے بہ قدر مستفید ہوتا رہے اور معاشرہ بھی فلاح و بہبود کی مثال پیش کرے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام نے دورِ جاہلیت میں رائج ان تمام معاملات پر پابندی عائد کی، جو کاروباری سرگرمیوں کے لیے مضر تھے، یا معاشرے کے لیے نقصان دہ تھے، ایسے معاملات کو کالعدم اور باطل قرار دیا، ان سے حاصل ہونے والی آمدنی کو ناجائز اور حرام ٹھہرایا؛ انھیں معاملات میں سے، ایک معاملہ جوے اور سٹے کا ہے، جو اس تحریر کا موضوع ہے۔

جوے اور سٹے کی لت، قدیم ترین بری عادتوں میں سے ایک ہے، جاہلیتِ جدیدہ اور اس کی نئی ایجادات نے اس فتنے کو بام عروج پر پہنچا دیا ہے، دورِ قدیم میں سٹے کی چند متعین شکلیں تھیں، ان کے خاص اڈے ہوتے تھے، وہاں کی آمد و رفت معیوب سمجھی جاتی تھی؛ یہ چیز بہت سے شرفا کے دامن کو بچا لیتی تھی؛ لیکن ٹیکنالوجی کے سیلاب اور انٹرنیٹ کے شیوع نے صورت حال بدل دی ہے، جوے کی شکلیں مہذب لین دین کا حصہ بن چکی ہیں؛ بل کہ دیو ہیکل تجارتی کمپنیوں نے، جوے کو

اتنا ترقی یافتہ بنادیا ہے کہ خریدار کو احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ جوے کی اسکیم کا حصہ بنا ہے، خیر! ہمیں یہاں جوے کی اس صورت پرزور دینا ہے، جو ہمارے معاشرے کی جڑوں کو کھا رہی ہے۔

جوا، ایسا ناجائز اور حرام کام ہے، جس کی حرمت کا، واضح بیان، قرآن کریم میں آیا ہے؛ بیان بھی ایسا مفصل کہ اعلانِ حرمت کا متن، اس کی متنوع قباحتوں پر بھی مشتمل ہے، مناسب ہے کہ اولاً آیاتِ کریمہ میں بیان کردہ نکات پر غور کیا جائے:

جوے سے متعلق آیات کریمہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (90) إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ (91) وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (92) (المائدۃ: ۹۰، ۹۱، ۹۲)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! بے شک شراب، جوا، بت اور فال نکالنے کے تیر؛ یہ سب چیزیں گندگی ہیں، شیطانی عمل کا حصہ ہیں؛ لہٰذا ان سے بچو؛ تاکہ تم کامیاب بنو، بے شک شیطان چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے راستے سے، تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈالے اور اللہ کے ذکر اور نماز سے روکے، کیا تم ان چیزوں سے باز آؤ گے؟ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ڈرتے رہو، اگر تم روگردانی کروگے، تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمے تو فقط واضح تبلیغ ہے۔

تشریح آیات

ان آیات میں چار بڑے گناہوں کا ذکر ہے: شراب، جوا، بت پرستی اور تیروں کے ذریعے فیصلہ کرنا، آخر الذکر یعنی تیروں سے فال نکالنا بھی جوے ہی کی ایک شکل تھی اور پیش نظر تحریر میں جوے سے متعلق ہی گفتگو مقصود ہے، باقی دو برائیوں کا ذکر یہاں مقصود نہیں۔

ربِ کریم نے زندگی گزارنے کے واسطے ہمیں کامل اور مکمل شریعت عطا کی ہے، جس میں زندگی کے تمام معاملات کے لیے واضح رہنمائی موجود ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ پروردگار کی طرف

سے، جن کاموں کے کرنے کا حکم ہوا ہے، ان سب میں ہمارا فائدہ ہی فائدہ ہے، آخرت کے ساتھ دنیا کا بھی، اور جن کاموں سے روکا ہے، وہ ہمارے لیے سراسر نقصان دہ ہیں، یہ برے کام، ہماری آخرت تو تباہ کرتے ہی ہیں، دنیا بھی برباد کرتے ہیں۔

اس کا کرم ہے کہ وہ حکم دیتا ہے، تو بندوں کے فائدے کے پہلو کو اجاگر کر دیتا ہے، اسی طرح کسی بری چیز سے روکتا ہے، تو اس کے نقصانات سے بھی آگاہ کر دیتا ہے، ورنہ وہ آقائے مطلق ہے، جو چاہے حکم کرے!

جوا گندگی ہے

یہاں جوے پر پابندی عائد کی گئی، تو اس کی برائیوں اور نقصانات کو بھی واضح کیا گیا، ہمیں ان آیات میں مذکور تنبیہات پر غور کرنا چاہیے، جوے کے لیے پہلا لفظ ''رجس'' استعمال کیا گیا، جس کے معنی گندگی کے ہیں، اس لفظ میں انسان کی شرافت، فطرت اور طبیعت کو پیش نظر رکھا گیا ہے، گندگی اور غلاظت کا ذکر گھن پیدا کرتا ہے، اس کے تصور سے طبعی توحش اور کراہیت ہوتی ہے، تو یہ لفظ انسان کے اندر خوابیدہ انسانی طبیعت کو بیدار کرنے کے لیے لایا گیا ہے کہ کوئی انسان جوے کے قریب بھی کیسے جاسکتا ہے، یہ تو غلاظت اور گندگی ہے، اس کے تو نام سے بھی کراہیت ہونی چاہیے، پھر ایک مسلمان! جس کو اللہ تعالی نے ایمان کی پاکیزگی عطا کی ہے، وہ اپنے آپ کو اس درجہ کیسے گرا سکتا ہے کہ نجاست اور غلاظت میں لت پت ہونا گوارا کرے؟

جوے کی تزیین کاری شیطان کے ہاتھوں ہوئی ہے

دوسرا لفظ "من عمل الشیطان" ہے، یعنی جوے میں جو ظاہری کشش ہے، یہ شیطان کا تصرف ہے، خیالی سبز باغ اس نے سنوارے ہیں، یہ اس کی تزیین کاری ہے، نجاستوں کی ملمع کاری اس کا پیشہ ہے، سراب کو میٹھے پانی کی شکل میں پیش کرنا ہی اس کا روزگار ہے، اس کے دام سے چوکنا رہو، شیطان ہمارا دشمن ہے، فقط آخرت ہی کا نہیں، ہماری دنیا کی تباہی بھی اس کے منصوبوں کا لازمی جز ہے، وہ ہمارے معاد و معاش؛ دونوں کا دشمن ہے، اس کو ہماری دنیا کی فلاح و بہبودی بھی منظور نہیں، پھر اس کی کوئی اسکیم ہمارے مال و دولت کی ترقی کی ضامن کیسے ہوسکتی ہے؟ اس کا مشن تب

پورا ہوتا ہے، جب ہم آخرت کے ساتھ دنیا سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں، دونوں جگہ ذلیل وخوار ہوں؛ اس کے لیے وہ منصوبے بناتا ہے، حسین خواب دکھاتا ہے، یہ جوا اور سٹہ اسی منصوبہ کی ایک خطرناک شکل ہے، اسی مضمون کو "من عمل الشیطان" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

یہ دو نکات بیان کرنے کے بعد قرآن حکم دیتا ہے کہ جوے کی گندگی سے بچو، اسی میں تمہاری کامیابی ہے، اس کے برعکس مذکورہ غلاظت میں جو تم کامیابی کے امیدوار ہو، وہ محض خام خیالی اور دھوکہ ہے، یہ راستہ ناکامی، نامرادی اور بربادی کی طرف جاتا ہے، اگر کامیابی چاہتے ہو تو یوٹرن لو، نجاست کی راہ سے قدم واپس لو، اس گندگی سے ہاتھ کھینچو، اس نشے سے ہوش میں آؤ، کامیابی اور کامرانی کی ضمانت ہم دیتے ہیں۔

جوا دشمنی اور نفرت پیدا کرتا ہے

جوے کی ایک خاص فطرت یہ ہے کہ یہ باہم دشمنی اور نفرت پیدا کرتا ہے، مال انسان کو جان سے زیادہ عزیز ہے، ہارنے والا دیکھتا ہے کہ اس کے حریف نے، چشم زدن میں سرمایۂ حیات ہڑپ لیا، تو اس کی دشمنی ہمیشہ کے لیے جاں گزیں ہو جاتی ہے، اولاً وہ جوے کی راہ سے انتقام کے درپے ہوتا ہے؛ جب اس میں مزید زخم ملتے ہیں، تو وہ دوسرا راستہ اپناتا ہے، بدلے کی آگ، انتقام کے جذبے اور نفرت ودشمنی میں اٹھایا ہوا قدم، اس کو بھی ہمیشہ کے لیے پس زنداں پہنچا دیتا ہے۔

سٹہ، ذکر ونماز سے روکتا ہے

آیت کریمہ میں چوتھی خرابی یہ بیان کی گئی ہے کہ جوے کا عادی نماز روزے کا نہیں رہتا، اس کو فرصت ہی کہاں کہ وہ نیک اعمال کی طرف متوجہ ہو، ذکر ونماز سے اعراض، لہو ولعب کے خمیر کا حصہ ہے، لہو ولعب جوے سے خالی ہو، تب بھی فرائض میں مزاحم ہوتا ہے؛ جوے کی شمولیت کا تو ذکر ہی کیا! سٹے باز کا دل سٹے میں اس درجہ منہمک اور ڈوبا ہوتا ہے کہ اسے اپنے ذاتی مصالح اور ذمے داریوں کی خبر اور پرواہ نہیں ہوتی، دینی فرائض کا تو ذکر ہی کیا! یہی وجہ ہے کہ حضرت علیؓ نے شطرنج کھیلنے والوں کو دیکھ کر فرمایا تھا: "ماھذہ التماثیل التی أنتم لھا عاکفون" (ابن ابی شیبہ: ۲۸۷/۵)، یعنی یہ کیسے بت ہیں؟ جن کے گرد تم جمے بیٹھے ہو؟ اس تعبیر کے پس پردہ وہی استغراق کی کیفیت ہے۔

جوے میں جیتی ہوئی رقم کی واپسی واجب ہے

مذکورہ بالا خرابیاں تو جوے کا عام نتیجہ ہیں، بربادی ہی سٹے بازوں کا یقینی انجام ہے؛ تاہم اگر اتفاق سے جیت ہو جائے، تو اس وقت اس کا دوسرا تاریک پہلو سامنے آتا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ جوے میں جیتی ہوئی رقم اپنی نہیں ہوتی، شرعی نقطہء نظر سے وہ رقم بدستور ہارنے والے کی ملکیت مانی جاتی ہے؛ حتی کہ اس کے لیے اس کا استعمال حرام اور واپسی واجب ہے۔

جوا کھیلنا خنزیر کے گوشت اور خون سے ہاتھوں کو آلودہ کرنے جیسا ہے

ایک حدیث میں وارد ہے کہ جس نے جوا کھیلا، اس نے گویا اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں آلودہ کیا، یہ اس عمل کی انتہائی قبیح منظر کشی ہے، جو نفسیاتی تاثر کے لیے استعمال کی گئی ہے، ایسی سخت تعبیریں سننے کے بعد بھی باز نہ آنا، احساس کے مرجانے کی علامت ہے، اس حدیث کے مفہوم کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ایک جواری جب جوے کا اقدام کرتا ہے، تو گویا وہ زبان حال سے خنزیر کے گوشت اور خون کی حلت کا اعلان کرتا ہے۔

چند دیگر احادیث

۱- ”عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ (مسند احمد: ٢٧٨٥٨)۔

یعنی اللہ تعالی نے شراب اور جوے کو حرام کیا ہے۔

۲- ”عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَثَلُ الَّذِي يَلْعَبُ بِالنَّرْدِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي، مَثَلُ الَّذِي يَتَوَضَّأُ بِالْقَيْحِ وَدَمِ الْخِنْزِيْرِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي“، (مسند أحمد: ٢٢٥٣٤)

یعنی جو شخص نیر دشیر سے جوا کھیلے، پھر نماز پڑھنے کے لیے اٹھے، وہ اس شخص کی مانند ہے، جو پیپ اور خنزیر کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھے۔

۴- ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ“، (مسلم: ١٦٤٧)،

یعنی والدین کا نافرمان اور جواری جنت میں نہیں جائیں گے۔

۴-"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ"، (مسلم: ۱۶۴۷)

جو اپنے ساتھ سے، جوا کھیلنے کی بات کرے، اس کو صدقہ کرنا چاہیے۔

۵-"عن بريدة، أن النبي ﷺ قال: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيرٍ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ"، (مسلم: ۲۲۶۰)

جوا کھیلنے والا، اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں آلودہ کرتا ہے۔

جوے میں عزت اور ناموس کو داؤ پر لگانا

سٹے میں مال کے علاوہ عزت و ناموس ہارنا؛ سٹے بازوں کی قدیم روایت ہے، کتابوں میں پڑھتے تھے تو حیرت ہوتی تھی؛ لیکن دورِ جدید میں بھی اس نوع کی خبریں اخبار کی زینت بنتی رہتی ہیں، سال گذشتہ بھی ملک کی مشہور کرکٹ لیگ کے میچ میں، اس طرح کی شرط کا چرچا اخباروں میں تھا۔

جوے کی صورتیں

جوے کی سب سے معروف شکل تاش ہے، تاش کا موضوع لہ جوا اور سٹہ ہے؛ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں سٹہ بازار میں اسی کھیل کا رواج اور راج رہا ہے، خاندانوں اور معاشروں کی تباہی کی داستانیں اسی کے گرد رقم ہوئی ہیں؛ تاہم اس کے سوا بھی درجنوں شکلیں رائج رہی ہیں، پتنگ بازی، کیرم، شطرنج، مختلف کھیل، لاٹری، ویڈیو گیم وغیرہ؛ بے شمار صورتیں ہیں۔

لیکن ہمارا دور کھیل کا دور ہے، آیت کریمہ: "انما الحياة الدنيا لعب ولهو" کی بھرپور تعبیر آج سامنے آئی ہے، کھیل نے پوری دنیا کو اپنے شکنجے میں کس لیا ہے، مختلف خطوں میں الگ الگ کھیل مقبول ہیں، بڑے کھیلوں میں کرکٹ، فٹبال اور باکسنگ وغیرہ نمایاں ہیں، ان تمام کھیلوں کی جان جوا اور سٹہ ہے، ہمارے یہاں کرکٹ کا جنون ہے؛ اس لیے کرکٹ کے اہم مقابلوں میں سٹے کا بازار شباب پر ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ پرانی شرب نئی بوتل میں دینے کا جدید سلسلہ بھی شروع ہوا ہے اور انعام کے نام پر ایسی سینکڑوں صورتیں مہذب طریقے سے چلائی جا رہی ہیں، جو جوے اور سٹے کے دائرے میں آتی ہیں؛ شریف اور مہذب طبقہ بھی اس میں ملوث ہے اور لاشعوری طور پر ملوث ہے، یاد رہے کہ ایسی تمام شکلیں جوا

اور سٹہ کہلاتی ہیں، جن میں کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں، یا تو آپ دوسرے کا مال بغیر عوض کے لے جائیں، یا دوسرا شخص آپ کا مال بغیر عوض کے لے جائے اور ان تمام انعامی شکلوں میں یہی صورت پائی جاتی ہے، جس کے نام کی پرچی نکلتی ہے، وہ ان سب کا مال ہڑپ لیتا ہے، جنھوں نے اسکیم کے تحت اضافی رقم جمع کرائی تھی، جوے کی یہ شکل بڑی تجارتی کمپنیوں اور شاپنگ سینٹرس وغیرہ میں دن دہاڑے، پوری شرافت اور تہذیب کے ساتھ جاری ہے اور کسی کو اس کا احساس تک نہیں۔

جوے کی خرابیوں پر ایک نظر

جوا ایسی مذہبی اور سماجی برائی ہے، جو دین اور دنیا دونوں کو دیمک کی طرح کھاتی ہے، جب یہ دیمک اپنا دائرہ وسیع کر لیتی ہے، تو معاشرے کے لیے ناسور بن جاتی ہے، تباہی کی یہ کہانی عام طور پر تفریح سے شروع ہوتی ہے، ابتدا میں آدمی لا ابالی پن میں کھیلتا ہے؛ لیکن اس میں خاص شیطانی تصرف ہے، جیسا کہ آیت قرآنی میں اس کی صراحت ہے؛ اس لیے جلد ہی یہ لت اور عادت بن جاتی ہے، آدمی ہارتا ہے تو جیتنے کی امید میں کھیلتا جاتا ہے اور جیتنے کی صورت میں، مزید کی حرص کے ہاتھوں مجبور ہو کر آگے بڑھتا رہتا ہے؛ تا آں کہ دونوں کا ایک ہی انجام ہوتا ہے اور وہ ہے مکمل ہار، لت اور جھوٹی آس، پھر بھی بیٹھنے نہیں دیتی، اس کے بعد سودی قرضوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، یا چوری اور ڈکیتی کی راہ نکلتی ہے، اس کے علاوہ جھوٹ، فریب، دھوکہ دہی کی ان گنت راہیں سوجھتی ہیں، جن کی آخری منزل موت، یا جیل کی کوٹھری قرار پاتی ہے، تباہی کا یہ سفر تفریح طبع سے شروع ہو کر دونوں جہان کی مکمل ناکامیوں پر ختم ہوتا ہے، سٹے کا اولین شب خون مال پر ہوتا ہے، اس ضیاع کا ٹینشن نوع بہ نوع بیماریوں میں مبتلا کرتا ہے، گندگی میں نجات کی مزید تلاش عزت و ناموس کی نیلامی کا موجب بنتی ہے، آخرش وہ انجام نوشتۂ دیوار بن جاتا ہے جس کا ذکر اوپر آیا۔

اس عبرت ناک انجام سے بچنے کے لیے، جوے کی لعنت سے معاشرے کو پاک کریں، سٹے کی ہر شکل پر گہری نظر رکھیں، خود احتیاط کریں، دوسروں کو روکیں، اگر آس پاس یہ گندگی دیکھیں تو صفائی مہم بلا تاخیر چھیڑیں، اللہ تعالی ہمیں رزق حلال کا طالب بنائے، حرام خوری سے بچائے اور فلاح و بہبود کے جذبات سے معمور پاکیزہ معاشرے کی تعمیر میں اپنا حصہ شامل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین، وصلی اللہ علی نبیہ محمد وآلہ وصحبہ وبارك وسلم۔